احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 6 دسمبر 2014ء 13 صفر 1436 ہجری 6 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 276

شکر احسان

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا
ایک ذرہ بھی نہیں تو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قرباں تیرا
سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

(درثمین۔دعا حضرت اماں جان)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنی والدہ محترمہ حضرت اماں جان کے بارے میں بیان کرتی ہیں۔

میں ان کی تعریف اس لئے نہیں کروں گی کہ وہ میری والدہ ہیں بلکہ اس نظر سے کہ وہ فی زمانہ ’’(احمدیوں) کی ماں‘‘ ہیں اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس امر کی گواہی ہمیشہ دوں گی کہ وہ اس منصب کے قابل ہیں۔ خدا نے میری والدہ پر فضل و احسان فرمایا کہ ان کو اپنے مسیحا کے لئے چن لیا۔ مگر انہوں نے بھی خدا کی ہی نصرت کے ساتھ دکھا دیا وہ اس کی اہل ہیں اور اس انعام اور احسان خداوندی کی بے قدری و ناشکری ان سے کبھی ظہور میں نہیں آئی اور خدا کا شکر ہے کہ یہ باران رحمت بے جگہ نہیں برسا۔ بلکہ بارآور زمین اس سے فیضیاب ہوئی۔ زیادہ کیا لکھوں، مجمل طور سے آپ کی چند خصوصیات اور خوبیوں کا ذکر لکھ دیتی ہوں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ تک بے شک ہمارے دلوں پر آپ کی شفقت کا اثر والدہ صاحبہ سے زیادہ تھا۔ مگر آپ کے بعد آپ کو دنیا کی بہترین شفیق ماں پایا اور آج تک وہ شفقت و محبت روز افزوں ثابت ہو رہی ہے۔ ہمیشہ آپ کی کوشش رہی ہے۔ خصوصاً لڑکیوں کے لئے کہ ان کے مہربان باپ کی کمی کو پورا فرماتی رہیں۔ یہ تڑپ اس لئے بھی رہی کہ دراصل آپ کو حضرت اقدس کی ہم پر مہر و محبت و شفقت کا خوب اندازہ تھا۔ مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا۔ اور ہم بہ نسبت آپ کے حضرت مسیح موعود سے دنیا کے عام قاعدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے اور مجھے یاد ہے کہ حضور اقدس کے حضرت والدہ صاحبہ کی بے حد قدر و محبت کرنے کی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں بھی بڑھا کرتی تھی۔

آپ باوجود اس کے کہ انتہائی خاطر داری اور ناز برداری آپ کی حضرت اقدس کو ملحوظ رہتی کبھی حضور کے مرتبہ کو نہ بھولتی تھیں۔ بے تکلفی میں بھی آپ پر پختہ ایمان اور اس وجود مبارک کی پہچان آپ کے ہر انداز و کلام سے مترشح تھی۔

آخر میں بار بار وفات کے متعلق الہامات ہوئے۔ تو ان دنوں بہت غمگین رہتیں۔ اور کئی بار میں نے آپ کو اور حضرت مسیح موعود کو اس امر کے متعلق باتیں کرتے سنا۔ حضرت اقدس بشاش رہتے۔ مگر والدہ صاحبہ کی اس امر کے متعلق اداسی کا اثر لیتے اور خود بھی ذرا خاموش ہو جاتے۔

ایک بار مجھے یاد ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس سے کہا۔ (ایک دن تنہائی میں الگ نماز پڑھنے سے پہلے نیت باندھنے سے پیشتر) کہ ’’میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے پہلے اٹھالے۔‘‘ یہ سن کر حضرت نے فرمایا ’’اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں۔‘‘ ان الفاظ پر غور کریں اور اس محبت کا اندازہ کریں۔ جو حضرت مسیح موعود آپ سے فرماتے تھے حضرت مسیح موعود کے بعد ایک بہت بڑی تبدیلی آپ میں واقع ہوئی۔ پھر میں نے آپ کو پُرسکون مطمئن اور بالکل خاموش نہیں دیکھا۔ ایک بے قراری اور گھبراہٹ سی آپ کے مزاج میں باوجود انتہائی صبر اور ہم لوگوں کی دلداری کے خیال کے پیدا ہوگئی۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ اس دن سے کہ آپ دنیا میں ہیں بھی، مگر نہیں بھی۔ اور ایک بے چینی سی ہر وقت لاحق ہے جیسے کسی کا کچھ کھو گیا ہو۔ اس سے زیادہ میں اس کیفیت کی تفصیل نہیں بیان کر سکتی۔

(الفضل 25۔اپریل 1952ء)

نظام وصیت کا نظام خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پس رسالہ الوصیت میں نظام خلافت کی پیشگوئی فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان دو نظاموں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اور جس طرح نظام وصیت میں شامل ہو کر انسان تقویٰ کے اعلیٰ معیار اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت کا جُوآ گردن پر رکھنے سے اس کی روحانی زندگی کی بقا ممکن ہے۔ مالی قربانی کا نظام بھی خلافت کے بابرکت سائے میں ہی مضبوط ہو سکتا ہے۔ پس جب تک خلافت قائم رہے گی جماعت کی مالی قربانیوں کے معیار بڑھتے رہیں گے اور دین بھی ترقی کرتا چلا جائے گا۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے وابستہ رکھے۔ جو ابھی تک نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھے اور خلافت کی بقا کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے اور اپنی تمام تر ترقیات کے لئے خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اُن کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخیر فرمائے۔ آمین

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 29 جولائی 2005ء)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

ضروری چیز نماز باجماعت کی ادائیگی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔
ترجمہ: اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔

(سورۃ الانعام:73)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے، کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کہ کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا؟ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمائے گا کہ دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے؟ پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مؤاخذہ کیا جائے گا۔

(سنن نسائی۔ کتاب الصلوٰۃ باب المحاسبۃ علی الصلوٰۃ حدیث 466)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لیے تیار رہے، کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے۔ اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔

(ملفوظات جلد4 ص54)

فرمایا: نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کار بند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔

(ملفوظات جلد3 ص188)

نیز فرمایا: نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کوئی وظیفہ۔ فرمایا سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے۔

(الحکم جلد7 مورخہ 31 مئی 1903ء صفحہ 9)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سچا عبد بننے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کرے، یہاں تک کہ محبت الٰہی ہر چیز پر غالب آجائے۔ جب محبت الٰہی کا انسانی دل پر غلبہ ہو جائے تو پھر تقویٰ بھی پیدا ہو جاتا ہے، صفائی قلب بھی پیدا ہو جاتی ہے، رقت اور گداز بھی پیدا ہو جاتا ہے، تبدیلی اعمال بھی پیدا ہو جاتی ہے، ذہن میں بھی صفائی آجاتی ہے، عقل میں بھی تیزی آجاتی ہے اور پھر انسان کی ہمت بلند، حوصلہ وسیع اور ارادے پختہ ہو جاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد15 ص467)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس ایک احمدی جس کا یہ دعویٰ ہے کہ مَیں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو سچا ثابت ہوتے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی خبروں کو پورا ہوتے دیکھ کر مسیح موعود کو مانا ہے۔ اُس احمدی کا دوسروں کی نسبت زیادہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی بھی قدر کرتے ہوئے، اپنے رب کے آگے دوسروں سے زیادہ جھکے اور اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچا کرتا چلا جائے۔ اگر کاموں کی زیادتی یا دوسری مصروفیات نے اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننے میں روک ڈال دی تو پھر احمدی کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہوگا کہ اس نے اللہ کو، اللہ کے وعدوں کو پورا ہونے سے پہچانا۔ سچی پہچان کو تو اس کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دینا چاہئے تھا۔

(خطبات مسرور جلد3 ص22)

فرمایا: پس ہر وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننا چاہتا ہے، اس کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے، اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو پاک رکھنا چاہتا ہے، شیطان کے حملوں سے بچانا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ کی عبادت کی طرف توجہ دے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز نماز باجماعت کی ادائیگی ہے۔

(خطبات مسرور جلد3 ص24)

☆...............☆...............☆

مکرم ٹومی کالون صاحب صدر پین افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن یوکے

عبدالوہاب آدم ایوارڈ کا اجراء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جلسہ سالانہ یوکے 2014ء کے موقعہ پر پین افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن یوکے کا ایک اجلاس مولانا عبدالوہاب صاحب آدم مرحوم امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا کی یاد میں منعقد کیا گیا۔ یہ تقریب بیت الفضل لنڈن کے قریب واقع گیسٹ ہاؤس کے لان میں 7 ستمبر 2014ء کو ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد تقریب کے آغاز میں خاکسار نے افتتاحی کلمات پیش کئے جس کے بعد امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صاحب نے ان کی پاکستان اور برطانیہ میں کی جانے والی خدمات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کے بیٹے مکرم حسن وہاب صاحب نے مولانا صاحب کی عائلی زندگی کے بارے میں تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد بن صالح صاحب قائم مقام امیر اور مربی انچارج جماعت احمدیہ غانا نے مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی غانا میں غیرمعمولی خدمات کے بارے میں تقریر کی۔ تقریب کی اختتامی تقریر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی۔

اس کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ہوئیں۔ ظہرانہ کی تقریب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنے بابرکت وجود سے رونق بخشی۔

مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی اس یادگاری تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک ایوارڈ ”The Abdul Wahab Adam Award“ کا اعلان کیا گیا۔ حضور انور کی ہدایت کے مطابق یہ ایوارڈ خطہ افریقہ میں خدمت بجالانے والے مربیان کو دیا جائے گا۔

جن خوش نصیبوں نے اس تقریب میں یہ ایوارڈ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

مکرم مولانا محمد بن صالح صاحب:۔ آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ گھانا میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ زمبابوے میں مشن کا قیام آپ کے ذریعے عمل میں آیا۔ اس وقت آپ قائم مقام امیر و مربی انچارج غانا کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ امریکہ میں بطور مربی اور دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ اس وقت آپ جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر ہیں۔

مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ میں بطور مربی اور دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ اس وقت جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے امیر اور مربی انچارج کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

مکرم مولانا بکری عبیدی کالوٹہ صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور اس وقت بطور ریجنل مربی اور پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ اور دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ اس وقت انچارج سواحیلی ڈیسک تنزانیہ بھی ہیں۔

مکرم مولانا عبدالغفار صاحب: آپ جامعہ احمدیہ پاکستان سے فارغ التحصیل ہیں اور جماعت احمدیہ گھانا، طوالو اور برطانیہ میں بطور مربی اور امام بیت الفتوح لنڈن کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ اس وقت آپ برطانیہ میں بطور ریجنل مربی خدمات بجالا رہے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 اکتوبر 2014ء)

☆...............☆...............☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم مولانا ظفر محمد صاحب

قرآن حکیم میں ترتیب پائی جاتی ہے؟

مسبّحات سورتوں میں عظیم الشان ترتیب موجود ہے

بعض علماء کے نزدیک قرآن شریف کی سورتوں میں باہم کوئی ربط نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ لمبی لمبی سورتیں شروع میں رکھ دی گئی ہیں اور باقی سورتیں بغیر کسی ترتیب کے آخر میں رکھ دی گئی ہیں۔

لیکن یہ خیال کہ سورتوں میں کوئی ربط نہیں سراسر غلط ہے کیونکہ اس خیال کی بنیاد قرآن شریف کو زمانہ ماضی کے آئینے میں دیکھنے پر ہے۔ اگر قرآن شریف کو زمانہ ماضی کے آئینہ میں دیکھا جائے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس میں بظاہر کوئی ترتیب نظر نہیں آتی۔ مثال کے طور پر دیکھئے کہ قرآن شریف میں چھ سورتیں انبیاء کے نام پر آئی ہیں لیکن قرآن کریم میں انہیں اس طرح رکھا گیا ہے کہ باہم کوئی ربط نظر نہیں آتا۔ پہلی سورۃ یونس ہے۔ دوسری ہود ہے۔ تیسری یوسف ہے۔ چوتھی ابراہیم ہے، پانچویں محمدؐ ہے۔ چھٹی نوح ہے۔

ان تمام سورتوں کو قرآن شریف میں جس ترتیب سے رکھا گیا ہے از روئے زمانہ ان میں باہم کوئی ربط نہیں۔ اس کے علاوہ بعض ایسی باتیں بھی ہیں انہیں اگر زمانہ ماضی کے آئینہ میں دیکھا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ یہ بے ترتیبی کیسی ہے۔ مثلاً سورۃ ابراہیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحٰق عطا فرمائے۔‘‘

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ سورۃ ابراہیم کے بعد جو اگلی سورۃ الحجر ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا جارہا ہے کہ

’’ہم تجھے غلام علیم کی بشارت دیتے ہیں‘‘ اور (غلام علیم سے مراد حضرت اسحٰق علیہ السلام ہیں) جن کی پیدائش پر سورۃ ابراہیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ جو بچہ پہلے پیدا ہو چکا ہے بعد کی سورۃ میں اس کی پیدائش کی خوشخبری دی جارہی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی قرآن شریف میں کوئی ترتیب نہیں ہے لیکن اس بے ترتیبی کا باعث انسان کی یہی کمزوری ہے کہ وہ قرآن شریف کے ہر قصہ کو زمانہ ماضی کے آئینہ میں دیکھتا ہے حالانکہ قرآن شریف ایک قصہ گو کتاب کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے پیشگوئی ہوتی ہے۔ وہ زمانہ ماضی کی تاریخ بیان نہیں کرتا بلکہ زمانہ ماضی کے پردے میں مستقبل کی باتیں کرتا ہے اور آئندہ میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے اس کے مناسب حال وہ زمانہ ماضی کے قصص پیش کرتا ہے۔

قرآن شریف اپنے آپ کو قرآن حکیم اور کتاب حکیم کہتا ہے اور عربی زبان میں لفظ حکیم اور لفظ حکمت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کے موقع اور محل کے مطابق رکھا جائے اور اپنے مابعد اور ماقبل سے اس چیز کو یا اس بات کو ایسا ربط ہو کہ درمیان میں کسی خلاف کی ذرّہ بھر بھی گنجائش نہ ہو۔ لہٰذا اگر قرآن شریف کی سورتوں میں باہم کوئی ربط نہ ہو تو پھر ہم اس کتاب کو کتاب حکیم نہیں کہہ سکیں گے حالانکہ اس کا اپنا دعویٰ یہ ہے کہ میں کتاب حکیم ہوں۔

علاوہ ازیں قرآن شریف ہمیں تدبر کی دعوت دیتا ہے اور تدبر کے معنے سیاق وسباق اور آگاہ پیچھا دیکھنے کے ہیں اور اگر سورتوں میں باہم کوئی ربط نہ ہو تو پھر تدبر کی دعوت بے معنی ٹھہرتی ہے۔ نیز آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ

’’تورات کی جگہ سات طویل سورتیں اور زبور کی جگہ پر المئین اور انجیل کی بجائے المثانی سورتیں دی گئی ہیں اور مفصل دے کر مجھے فضیلت دی گئی۔‘‘

(الاتقان اردو صفحہ 143)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ کے نزدیک قرآن شریف کی تمام سورتیں ایک ترتیب سے چل رہی ہیں اور سات لمبی سورتوں سے مراد سورۃ التوبہ تک کی سورتیں ہیں اور المئین (یعنی وہ سورتیں جن میں ایک سو کے قریب آیات ہیں) ان سے مراد سورۃ یونس سے لے کر سورۃ الحجر تک کی سورتیں ہیں جن میں اسلام کی نشاۃ اولیٰ کا سیاسی دور دکھایا گیا ہے۔ اسی بناء پر ان سورتوں کو آنحضرت ﷺ نے زبور قرار دیا ہے تاکہ اس طرف اشارہ ہو کہ اسلام کی نشاۃ اولیٰ بنی اسرائیل کے داؤدی دور کی مماثل ہے یعنی نشاۃ اولیٰ میں جنگی سامان کا مدار لوہے پر ہوگا اور نشاۃ ثانیہ سلیمانی دور کی مماثل ہے اور اس کے جنگی سامان کا دارومدار ہوا پر ہوگا۔ یعنی ہوائی جہازوں پر۔ آج کل ہم عبوری دور سے گزر رہے ہیں۔ اس دور میں فی الحال لوہے کا ہتھیار اور ہوائی جہاز دونوں کام کررہے ہیں۔

سورۃ الحجر کے بعد کی سورتیں جو المثانی کہلاتی ہیں ان سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوتا ہے جس کا واضح اعلان سورۃ مریم کرتی ہے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قرآن شریف کے مرتب ہونے کی ایک عقلی دلیل پیش کی ہے وہ یہ کہ حوامیم والی سورتوں کو متصل رکھا گیا ہے لیکن اس کے برعکس مسبحات کو متصل نہیں رکھا گیا بلکہ ان کے درمیان بعض ایسی سورتیں آ گئی ہیں جن کا تسبیح سے آغاز نہیں ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف کی سورتوں کی ترتیب میں انسانی دماغ کا دخل ہوتا تو حوامیم کی طرح مسبحات کو بھی متصل رکھا جاتا۔

خاکسار اس وقت اس مختصر مضمون میں انہی مسبحات کے متعلق بتانا چاہتا ہے کہ ان کی ترتیبی کیفیت کیا ہے اور ان سورتوں میں جو سورتیں بغیر تسبیح کے آئی ہیں اس میں کیا حکمت ہے جو سورتیں مسبحات کہلاتی ہیں وہ اور ان کے درمیان جو سورتیں بغیر تسبیح کے آئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

1۔ الحدید۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے۔
2۔ المجادلہ۔ اس میں تسبیح نہیں ہے۔
3۔ الحشر۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے۔
4۔ الممتحنہ اس میں بھی تسبیح نہیں پائی جاتی۔
5۔ الصّف۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے۔
6۔ الجمعہ۔ اس میں بھی تسبیح پائی جاتی ہے۔
7۔ المنافقون۔ یہ بھی تسبیح سے خالی ہے۔
8۔ التغابن۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے۔

ان سورتوں میں سے جن میں تسبیح پائی جاتی ہے ان میں کہیں تو **ما فی السمٰوٰت والارض** کے الفاظ آئے ہیں اور کہیں **ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض** اور یہ ظاہر ہے کہ جن سورتوں میں حروف کو زیادہ کیا گیا ہے وہ تسبیح کی زیادتی پر دلالت کرتی ہیں اور جہاں پر حروف ترک کر دیئے گئے ہیں وہاں تسبیح کی قلت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ان سب سے پہلے سورۃ الحدید کو لیجئے۔ اس میں تسبیح کے الفاظ یوں آئے ہیں۔ **سبح للّٰہ ما فی السمٰوٰت و الارض** ...... ان الفاظ کو دیکھئے۔ ان میں لفظ الارض سے حرف ’’ما‘‘ اور حرف ’’فی‘‘ کو حذف کر دیا گیا ہے تاکہ یہ بتایا جائے کہ اس تسبیح کا جس زمانہ سے تعلق ہے اس زمانے میں اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہیں ہوسکی جس رنگ میں نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری پر ہوئی۔ اس سورۃ کا تعلق حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ کے زمانے تک ہے اور اس کا ثبوت اس سورۃ کی مندرجہ ذیل آیات ہیں ترجمہ: اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھی رسول بنا کر بھیجا تھا اور ان کی ذریت سے نبوت اور کتاب کو مخصوص کر دیا تھا۔ لیکن بعض ان میں ہدایت پانے والے تھے اور بہت لوگ ان میں سے فاسق تھے۔ پھر ہم نے ان (یعنی اولاد نوح وابراہیمؑ) کے بعد اپنے رسول ان کے نقش قدم پر بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی ان کے نقش قدم پر چلایا‘‘۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اس سورۃ میں جس تسبیح کا ذکر ہے اس کا تعلق حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کے زمانہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تسبیح میں لفظ ’’الارض‘‘ سے پہلے حرف ’’ما‘‘ اور حرف ’’فی‘‘ کو ترک کر دیا گیا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ ان انبیاء کی قومیں کماحقہٗ تسبیح نہ کر سکیں اور معرفت الٰہی کا جو حق ہے اس سے قاصر رہیں۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سورتوں کے نام بھی اپنی ذات میں ایک اہم حقیقت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس سورۃ کا نام الحدید اس لئے رکھا گیا ہے کہ حضرت نوحؑ کا زمانہ لوہے کا زمانہ تھا اور پتھر کا زمانہ اس سے بہت پہلے گزر چکا تھا۔ سورۃ الحدید کے بعد اگلی سورۃ تسبیح سے خالی ہے اور اس کا نام المجادلہ رکھا گیا تاکہ ظاہر ہو کہ حضرت نبی کریمؐ کے ظہور سے پہلے دنیا **ظھر الفساد فی البر و البحر** کی مصداق ہو چکی تھی اور ابنائے آدم کے قلوب معرفت الٰہی سے سراسر خالی ہو چکے تھے اور مذہبی مسائل کی بنیاد دلائل و براہین پر نہ تھی بلکہ ہنگامہ آرائی اور جنگ وجدال کے ذریعہ اپنے اپنے مذاہب کی تائید کی جاتی تھی۔

سورۃ المجادلہ کے بعد سورۃ الحشر ہے اس سورۃ میں تسبیح کے الفاظ یوں آئے ہیں۔ **سبح للّٰہ ما فی السمٰوٰت**...... ان الفاظ میں لفظ ’’الارض‘‘ سے پہلے حرف ’’ما‘‘ اور حرف ’’فی‘‘ بڑھا دیا گیا ہے کیونکہ اس سورۃ کا تعلق آنحضرت ﷺ کی بعثت اولیٰ سے ہے اور سورۃ کا مضمون شاہد ہے کہ یہود مدینہ کے اخراج کا ذکر ہے اور سورۃ کا نام الحشر اس لئے رکھا گیا کہ یہ پہلی مڈبھیڑ تھی جو یثرب کے یہود قبیلہ بنونضیر سے ہوئی اور لفظ الحشر میں یہ بھی بتایا کہ ہے کہ نبی کریم ﷺ الحاشر اس بناء پر ہیں کہ رسول اللہؐ آخر کار تمام ادیان باطلہ کو شکست دے کر تمام قوموں کو اسلام کے سائے میں جمع کر دیں گے۔

یہ بات ابھی کہی جاچکی ہے کہ اس سورۃ کا تعلق رسولؐ اللہ کی بعثت اولیٰ سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہزار سال کے بعد جب امت محمدیہ نے قرآن شریف کی تعلیم کو نظر انداز کر دیا تو پھر ان میں لازمی طور پر معرفت الٰہی میں کمی آ گئی۔ اسی بناء پر اس سورۃ میں فرمایا گیا ہے کہ **یسبح للّٰہ ما فی السمٰوٰت و الارض** .... ان الفاظ میں بجائے فعل ماضی **سبح** کے فعل مضارع کا صیغہ **یسبح** استعمال کیا گیا ہے تاکہ اس طرف اشارہ ہو کہ نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں معرفت الٰہی والی وہ بات نہیں رہے گی جو اسلام کے خیر القرون میں تھی۔ اس بناء پر ’’الارض‘‘ سے قبل حرف ’’ما‘‘ اور حرف ’’فی‘‘ کو حذف کر دیا گیا ہے تا ظاہر ہو کہ اب تسبیح میں کمی

آ گئی ہے۔

سورۃ حشر کے بعد سورۃ ممتحنہ ہے اس میں تسبیح نہیں آئی تا ظاہر ہو کہ اسلام کی نشاۃ اولیٰ پر ایک ایسا وقت بھی آ جائے گا کہ جبکہ امت محمدیہ امتحان میں پڑ جائے گی۔ زبان پر تو لفظ اسلام ہو گا لیکن دل نور ایمان سے خالی ہو گا اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ غیر مسلم طاقتیں ان پر چھا جائیں گی۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس سورۃ میں امت کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ **ربنا لا تجعلنا فتنة**...... یعنی اے خدا ہمیں کافروں کے ظلم وستم کا تختہ مشق نہ بنانا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی نبی کے ظہور کا وقت آتا ہے تو اس سے پہلے جاہلیت کا دور آتا ہے۔ اکثریت تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے سوائے شاذ و نادر افراد کے۔

سورۃ ممتحنہ کے بعد سورۃ صف آئی ہے کہ اس کی تسبیح کے الفاظ وہی ہیں جو سورۃ حشر کے تھے۔ یعنی **سبح لله ما فی السموٰت** ...... یہ الفاظ دوبارہ اس لئے لائے گئے ہیں تا ظاہر ہو کہ سورۃ ’’صف‘‘ میں آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے۔ سورۃ ’’حشر‘‘ محمدیؐ جلال کی مظہر ہے اور سورۃ صف احمدی جمال کی مظہر ہے۔ اسی بناء پر اس میں ’’اسمہ احمد‘‘ والی پیشگوئی رکھی گئی ہے۔

سورۃ صف کے بعد سورۃ جمعہ ہے ان دونوں سورتوں کے درمیان کوئی ایسی سورۃ نہیں رکھی گئی جو تسبیح سے خالی ہو۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے تا ظاہر ہو کہ پھر امت مسلمہ دوبارہ زندگی پا کر صدیوں تک تسبیح و تحمید میں لگی رہے گی۔ سورۃ جمعہ میں تسبیح کے الفاظ یوں آئے ہیں ’’ **یسبح لله** ....‘‘ اس تسبیح میں **الملک القدوس** کے الفاظ بڑھائے گئے ہیں۔ تا ظاہر ہو کہ ملت اسلامیہ دوبارہ اللہ تعالیٰ کی شان **ملک القدوس** کی مظہر ہو گی اور لفظ جمعہ میں تین اشارے پائے جاتے ہیں۔

اول: یہ کہ بعثت ثانیہ ششم ہزار میں ہو گی کیونکہ جمعہ چھٹا دن ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔

دوم: یہ کہ وہ زمانہ اجتماعی دور کا ہو گا۔

سوم: یہ کہ نشاۃ ثانیہ کا بانی جمعہ کے دن پیدا ہو گا۔

سورۃ جمعہ کے بعد سورۃ المنافقون آتی ہے۔ اس کا تعلق قرب قیامت سے ہے کیونکہ اس کے بعد سورۃ تغابن سے مراد یہی نفع نقصان کا دن ہے جو کہ روز جزا کہلاتا ہے۔ سورۃ تغابن میں بھی تسبیح رکھی گئی ہے۔ اس میں **یسبح لله ما فی السموٰت** اس تسبیح میں **له الملک و له الحمد** کے الفاظ آئے ہیں اور پھر **وهو العزیز الحکیم** کی بجائے **و هو علیٰ کل شیء قدیر** کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ تغابن کے دن انسان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ حقیقی بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے اور تمام خوبیوں کا سرچشمہ بھی وہی ہے اور یہ کہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔

اس مختصر بیان سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ قرآن شریف کی سورتوں کی ترتیب میں کسی انسانی دماغ کا دخل نہیں ہے بلکہ اس کی ترتیب عالم الغیب خدا کی مشیت پر مبنی ہے بالآخر یہ امر قابل ذکر ہے کہ قرآن شریف کی ترتیب کے تین پہلو ہیں۔

(1) نزولی (2) وضعی (3) زمانی

اگر قرآن شریف کے نزولی پہلو کو سامنے رکھ کر مکی سورتوں کی حسب نزول بعد میں تلاوت کی جائے تو اس طریق سے قرآن فہمی میں بڑی مدد ملتی ہے۔ قرآن شریف کے دوسرے وضعی پہلو کی ترتیب بلاشبہ دقیق ہے۔ اس کا صحیح طور پر احاطہ کرنا ناممکن ہے لیکن اس کے باوجود قرآن مجید میں بعض سورتوں میں باہمی ربط اپنے آپ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے اللہ تعالیٰ سورۃ احقاف کے آخر میں فرماتا ہے۔ **فهل یهلک.** سورۃ احقاف کے بعد سورۃ محمدؐ ہے۔ اس کی پہلی آیت کے الفاظ **الذین کفروا** ’’ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ دونوں سورتوں میں باہم ربط ہے۔ ایسے ہی سورۃ طور کے آخر میں فرمایا...... **و من الیل فسبحه** ...... سورۃ طور کے بعد دوسری سورۃ النجم ہے۔ اس کے شروع میں فرمایا ’’ **والنجم اذا هویٰ** ‘‘ اس سے بھی ظاہر ہے کہ دونوں سورتوں میں باہم ربط ہے۔ ایسے ہی سورۃ واقعہ کے آخر میں فرمایا ’’ **فسبح باسم ربک العظیم** ‘‘ اس کے بعد آنے والی سورۃ الحدید کو **سبّح لله ما فی السمٰوٰت والارض** کے الفاظ سے شروع فرمایا۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں سورتوں میں باہم ربط ہے اور یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ جملہ مسبحات بھی باہم مربوط ہیں۔ ایسے ہی سورۃ الفیل کے آخر میں فرمایا۔ **فجعلهم کعصف ماکول** ‘‘ اس کے بعد سورۃ قریش کو ’’ **لایلف قریش** ‘‘ سے شروع فرمایا تا ظاہر ہو کہ اصحاب فیل کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے ہلاک کیا کہ خانہ کعبہ کے محافظ قریش محفوظ رہیں۔

جملہ مثالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ قرآن شریف کی جملہ سورتوں میں باہم ربط ہے اور اگر انسان کو کسی جگہ باہم ربط نظر نہ آئے تو اس کے دو سبب ہیں۔

اول: یہ کہ انسان کمزور ہے اور اس کا حافظہ بھی کمزور ہے اس کو بسا اوقات یہ بات بھول جاتی ہے کہ وہ کن کن مضامین سے گزر کر آیا ہے۔ اسی لئے اسی نسیان کے باعث اس کو ربط نظر نہیں آتا۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ترتیب کے معنے کیا ہیں۔ لفظ ترتیب مختلف کیفیات پر اطلاق پا سکتا ہے۔ (۔) آسمان کے ستاروں کو دیکھئے ان میں باہم ترتیب نظر نہیں آتی حالانکہ ان میں انتہائی لطیف ترتیب کا ہونا بدیہی امر ہے کیونکہ اگر ان میں ترتیب نہ ہوتی اور باہم توازن قائم نہ ہوتا تو یہ آپس میں ٹکرا ٹکرا کر ختم ہو جاتے اور زمین کو اور اس میں رہنے والوں کو وہ جو فائدہ پہنچا رہے ہیں نہ پہنچا سکتے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ لہٰذا لازم آتا ہے کہ قرآن شریف کے حقائق و معارف رفتار زمانہ کے مطابق اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہیں۔ جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا توں توں قرآن شریف کی سورتوں میں باہمی ربط نمایاں طور پر سامنے آتا جائے گا۔

ترتیب قرآن شریف کا تیسرا پہلو زمانی ہے اور اس کی کلید حروف مقطعات ہے۔ حروف مقطعات قرآن شریف کی ہر سورۃ کا کسی نہ کسی زمانہ سے لگاؤ دکھاتے ہیں۔ قرآن شریف کے مضامین پر وقت کا پردہ پڑا ہوا ہے لیکن حروف مقطعات جب یہ پردہ اٹھا دیتے ہیں تو قرآن شریف کا ہر وہ مقام ہے جو بے ربطی کا مظہر ہو سکتا ہے۔ وہی مقام نہایت حکیمانہ شان کا مظہر بن جاتا ہے اور قرآن شریف کے وہ قصے جنہیں عام طور پر قصص ماضیہ سمجھا جاتا ہے پیشگوئیوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 19 فروری 1980ء)

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب لاہور

خلیفہ وقت کی برکت سے سگریٹ نوشی ترک کر دی

میرے خسر محترم انجینئر ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم جموں کے مہاجر تھے۔ ان کا خاندان پیغامی جماعت سے تعلق رکھتا تھا (جبکہ ان کی اہلیہ غلام زہرہ مرحومہ احمدی تھیں) 1970ء میں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایبٹ آباد میں قیام پذیر تھے۔ ملک صاحب موصوف اس وقت وہاں ریپکو میں ریذیڈنٹ انجینئر تھے۔ جیسے ہی آپ کو حضور کی تشریف آوری کا علم ہوا آپ نے حضور کی رہائش گاہ پر نمازوں کی ادائیگی کے لئے جانا شروع کر دیا۔ آپ ایک عرصے سے احمدی احباب سے رابطے میں تھے۔ مگر جلد ہی آپ کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ حضور کو میرے مُنہ سے تمباکو کی بو نہ آ جائے۔ کیونکہ اکثر حضور نماز کے بعد ملک صاحب کو اپنے پاس شفقت سے بیٹھا لیتے تھے۔ ملک صاحب چین سموکر (Chain Smoker) تھے۔ ہاتھوں کی اُنگلیاں سیاہ ہو رہی تھیں۔ آپ نے یہ طریق اختیار کیا کہ حضور کے پاس جانے سے کافی دیر پہلے سگریٹ نوشی ترک کر دیتے اور متعدد بار کلیاں کرتے تاکہ کہیں حضور کو آپ کے منہ سے بو نہ آئے۔

آخر جب آپ نے حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تو سگریٹ نوشی کی بو کے بارے میں حساسیت میں بہت اضافہ ہو گیا۔ کئی بار سگریٹ نوشی ترک کی مگر پھر شروع کر دیتے۔ ہر وقت اس وجہ سے پریشان رہتے۔

جب ملک صاحب کی ملازمت ختم ہو گئی تو کچھ عرصہ بعد واپس راولپنڈی آ کر رہائش پذیر ہو گئے۔ یہاں آ کر یہ احساس شدت اختیار کر گیا کہ نماز پڑھتے، دعائیں کرتے اور درود پڑھتے وقت میرے منہ سے بُو نہیں آنی چاہئے۔ کُلیاں کرتے کرتے تھک جاتے الائچی بھی چباتے مگر تسلی نہ ہوتی۔ گھر میں ہر آنے والے سے اس پریشانی کا ذکر کرتے۔ انہیں مشورہ دیا جاتا کہ سگریٹ نوشی کم کرتے کرتے بالآخر اسے ترک کر دیں۔ ملک صاحب کہتے کہ اس طرح کی کوششیں بہت بار کر چکا ہوں مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ ملک صاحب نے سگریٹ ہونٹوں میں دبایا اور ماچس کی تیلی جلائی۔ مگر بُو سے کراہت اس قدر غالب آئی کہ آپ نے فیصلہ کر لیا کہ اگر سگریٹ نوشی ترک کرنا ہے تو آج اور اسی وقت کرنا ہو گی۔ پہلے سوچا کہ یہ سگریٹ پی کر پھر نہیں پیوں گا مگر دماغ نے کہا کہ اس طرح تو پہلے بھی کئی بار کر چکے ہو۔ پس آپ نے فیصلہ کیا کہ یہ سگریٹ ہی نہیں پیتا۔ آپ نے منہ سے سگریٹ نکال کر مروڑا اور ڈسٹ بن میں پھینک دیا اور ماچس کی تیلی جو اسی سوچ کے دوران بجھ چکی تھی کو بھی پھینک دیا۔ گھر میں اعلان کر دیا کہ میں نے سگریٹ نوشی ترک کر دی ہے۔ لیکن اس کے بعد دو تین روز آپ اس قدر بے قراری سے ٹہلتے۔ کبھی نمکو چباتے مگر تکلیف کم نہ ہوتی تھی۔ ہر ایک نے یہی مشورہ دیا کہ یکدم سگریٹ نوشی ترک نہ کریں۔ مگر آپ اپنے فیصلہ پر قائم رہے۔ دو تین روز کی بیقراری کے بعد حالت سنبھلنے لگی۔ بہت خوش تھے کہ انہوں نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد اس علت سے نجات پائی پھر ہر سگریٹ نوشی کرنے والے کو مشورہ دیتے کہ اگر سگریٹ نوشی ترک کرنا ہے تو وہ سگریٹ جو پینے لگے ہیں اس کو نہ پیئیں اگر آپ نے یہ کہا کہ یہ سگریٹ پی کر ترک کر دوں گا تو تمباکو نوشی کبھی ترک نہ ہو گی۔

☆............☆............☆

شذرات۔ قرآن مدعی ہے

محمد اعظم لکھتے ہیں۔

ہم خیال دوستوں کا ایک گروپ ہم نے تشکیل دے رکھا ہے۔

جب ہم اکٹھے ہوجاتے ہیں تو پھر ہم مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے ہیں۔ باتوں باتوں میں ایک دن گفتگو کا رخ قرآن حکیم کی طرف مڑ گیا۔

''یار ہم سب قرآن کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کر رہے ہیں،'' ہمارے ایک دوست شفقت نے کہا۔ ''ہم نے تو قرآن کے ساتھ تعلق اپنے مطلب کے لئے رکھا ہوا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ روز قیامت قرآن ہمارے خلاف مدعی بن کر کھڑا ہوجائے گا چہ جائیکہ ہم سوچتے ہیں کہ ہماری بخشش کرائے گا۔''

پھر اس نے فارسی کا ایک شعر پڑھا:

چوں گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لاالٰہ را

مطلب یہ کہ جب میں کہتا ہوں کہ مسلمان ہوں تو لرز جاتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ لاالٰہ کہنے سے کیا مشکلات پیش آتی ہیں۔

میں گھر آیا تو شفقت کے کہے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں مسلسل گونج رہے تھے کہ روز قیامت قرآن ہمارے خلاف مدعی بن کر کھڑا ہوجائے گا۔ انہی خیالوں میں کھویا ہوا میں سو گیا۔

رات کا پچھلا پہر تھا جب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت عمارت ہے جس کی دیواروں سے بھی ایک عجیب و غریب روشنی چھن چھن کر آرہی تھی۔ وہ روشنی نہ سورج کی طرح کی تھی نہ چاند کی طرح بلکہ ان سے بالکل مختلف تھی دور دور تک وہ روشنی بکھری ہوئی تھی۔ میں ایک حیرانگی کی کیفیت میں اس عمارت کو دیکھ رہا تھا کہ میری نظر سامنے پڑی مجھے دو کٹہرے بنے ہوئے نظر آئے۔

تو کیا یہ کوئی عدالت ہے؟ میں نے سوچا۔

اتنے میں ایک روشنی کا ہیولا کہیں سے برآمد ہوا اور عمارت کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ اس کے خدوخال نظر نہیں آرہے تھے۔ میرے کانوں میں ایک انتہائی سریلی اور مترنم آواز آئی وہ کسی اجنبی زبان میں بات کر رہا تھا۔ لیکن اس کی بات مجھے سمجھ آنے لگی۔

''اے پوری کائنات کے رب،'' وہ کہہ رہا تھا۔ ''اے انسانوں، جنوں اور ملائکہ کے رب! تو ہی تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے، اے کہ تو یکتا ہے چرند، پرند، حیوانات، انسان سورج، چاند، ستارے اور فرشتے سب تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ تیرا پاک کلام قرآن حکیم کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔''

یہ سب کچھ سن کر مجھے عمارت کی حقیقت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اور جسم کا ہر مسام پسینہ اگلنے لگا۔ میں قرآن کریم کو مجسم صورت میں دیکھنے والا تھا خوف کے ساتھ ساتھ اشتیاق بھی بڑھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد ایک جوان رعنا نمودار ہوا اور مدعی کے کٹہرے میں کھڑا ہوگیا۔ نوجوان اتنا خوبصورت تھا کہ اس کی طرف دیکھا ہی نہ جارہا تھا۔ اس کے چہرے سے ایک خوبصورت روشنی پھوٹ رہی تھی۔

اے میرے پروردگار! وہ گویا ہوا۔ ''میں تیرا پاک کلام قرآن ہوں۔ میں تیرے حبیبؐ کی امت کے خلاف کچھ دعویٰ پیش کرنا چاہتا ہوں۔''

پھر اس نے ڈیوٹی پر مامور فرشتے جسے میں حاجب لکھوں گا، کی طرف دیکھا اور کہا۔ ''امت محمدیہ کے ان پڑھ لوگوں کو حاضر کیا جائے تا کہ ان کے خلاف میں اپنا دعویٰ اپنے رب کی عدالت میں پیش کرسکوں۔''

حاجب کی آواز لگانے کی دیر تھی۔ ایک جم غفیر امڈتا ہوا آگیا لیکن عجیب بات یہ تھی کہ اتنے زیادہ لوگ تھوڑی سی جگہ میں سما گئے۔

''اے میرے اللہ!'' نوجوان نے ہجوم پر ایک نظر ڈالی اور گویا ہوا۔ ''یہ سب تیرے حبیب کے ان پڑھ امتی ہیں۔ اگرچہ تو نے میرے ذریعے جو پہلی وحی اپنے رسول کی بھیجی تھی اس کا پہلا لفظ ہی اقراء تھا۔ جس کا مطلب ہے۔ ''پڑھ'' اور پھر تیرے رسول نے بھی علم حاصل کرنا مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیا۔ لیکن پھر بھی یہ اتنے زیادہ لوگ ان پڑھ ہی رہے۔ شاید ان سے زیادہ قصوروار ان کے دور کے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ جنہوں نے خود تو پڑھنا لکھنا سیکھا۔ لیکن دوسرے لوگوں کو نہیں سکھایا۔ میرے رب میں ان لوگوں کے خلاف کیا دعویٰ دائر کروں۔ شاید جاہل ان پڑھ رہنا ہی ان کے لئے بڑی سزا ہے جو یہ دنیا میں بھگت چکے ہیں۔'' اس نوجوان کی بات ختم ہوتے ہی وہ ہجوم اسی طرح تیزی سے غائب ہوگیا جس تیزی سے وہ حاضر ہوا تھا۔

وہ نوجوان پھر گویا ہوا۔ ''حاجب، اب پڑھے لکھے مسلمانوں کو حاضر ہونے کا حکم سناؤ۔'' حاجب کے حاضری کے اعلان کے ساتھ ہی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوئے گئے لیکن یہ مجمع پہلے والے سے کم تھا۔

وہ خوبصورت جوان یوں گویا ہوا۔ ''اے میرے اللہ، یہ سب تیرے حبیب کی امت کے پڑھے لکھے مسلمان ہیں لیکن ان میں گنتی کے لوگ ہیں جو میرے مطالب کو بھی سمجھتے تھے اور ان پر غوروفکر بھی کرتے تھے۔ حالانکہ میرے ذریعہ کتنی ہی دفعہ تو نے غوروفکر کرنے اور تدبر کرنے کا حکم دیا۔ لیکن ان پر تو جنت میں داخل ہونے کا بھوت سوار تھا۔ بس بلا سوچے سمجھے میری تلاوت کرتے رہتے اور خوش ہوتے کہ انہوں نے اتنی دفعہ میرا ختم کرلیا ہے۔ اب یہ قرآن ہمیں جنت میں داخل کرادے گا۔ حالانکہ یہ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے بےعمل بن کر دنیا کا تمام کاروبار غیرمسلموں کے حوالے کردیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر ملک میں ان پر غلامی مسلط ہوگئی۔ وقت کے ساتھ تو نے انہیں آزادی کی نعمت سے سرفراز بھی فرمادیا لیکن یہ اپنی کم علمی کی وجہ سے دنیا کی دوڑ میں اتنے پیچھے رہ گئے کہ پھر کبھی بھی غیرمسلموں کے ساتھ برابری نہیں کرپائے......

''یااللہ میں تو انہیں کائنات کی بادشاہتیں پانے کے راز بتانا چاہتا تھا۔ لیکن انہوں نے مجھ سے بہت چھوٹے چھوٹے کام لینے شروع کردیئے۔ کوئی مرجاتا تو اس کی بخشش کی ذمہ داری میری۔ کوئی بیمار پڑجاتا تو میرا ختم کرا کے میری ذمہ داری بڑھا دیتے، کسی نے نوکری کرنی ہوتی یا امتحان پاس کرنا ہوتا تو بھی یہ مجھے یہ سفارشی بنالیتے تھے۔ کبھی کبھی تو مجھے یوں لگتا تھا کہ ایک اونٹ جو 20 سے 30 من وزن اٹھا سکتا ہو اس پر ایک چھوٹا سا پتھر لاد کر اسے تھوڑی دور پہنچانے کے لئے استعمال کیا جائے۔ یااللہ! ان لوگوں کے پاس جب کسی غیر زبان میں کوئی خط آجاتا تھا تو اس کا مطلب سمجھنے تک یہ بےچین رہتے تھے۔ لیکن میں جوان کی طرف تیرا پیغام بن کر آیا مجھے سمجھنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے تھے۔''

مجمع مجھے بڑا صاف نظر آرہا تھا۔ سارے لوگوں کے چہرے سوگوار تھے۔ لیکن اب کیا ہوسکتا تھا مقدمہ تو عدالت میں پیش ہوچکا تھا۔

پھر اس نوجوان نے امت مسلمہ کے علماء کو بلانے کو کہا علماء کا گروہ تو زیادہ بڑا نہ تھا۔ قرآن نے اپنا دعویٰ یوں پیش کیا۔ ''اے اللہ! یہ تیرے حبیب کی امت کے علماء ہیں۔ جنہیں تیرے حبیبؐ کے نبیوں کا وارث قرار دیا تھا، لیکن یہ تو چھوٹے چھوٹے مسلکوں پر لڑتے جھگڑتے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں اپنی توانائیاں صرف کرتے رہتے تھے، جو استاد نے پڑھا دیا وہ بس پتھر پر لکیر ہوگئی غوروفکر کرنا تو یہ گناہ تصور کرتے تھے۔ اگر یہ میرے پیغامات پر غوروفکر کرتے تو آج غیرمسلموں کی جگہ یہ دنیا کے امام ہوتے۔ ان میں سے کچھ تو اسمبلیوں میں پہنچنے کے لئے میرا نام استعمال کرتے اور پھر جب اسمبلیوں میں پہنچ جاتے تو سارے وعدے جو یہ قوم سے کرتے تھے بھول جاتے تھے۔''

''یارب العالمین!'' نوجوان نے فریاد کناں لہجے میں کہا۔ ''اب ایک ایسے گروہ کو بلانا چاہتا ہوں جس کے خلاف مجھے سب سے زیادہ شکایت ہے۔''

اس کے بعد نوجوان نے حاجب کو سرگوشی میں کچھ کہا تو حاجب کے حکم پر ایک چھوٹا سا گروہ سرجھکائے، شرمسار سا آکے کھڑا ہوگیا۔

''اے میرے رب! یہ سب اخباروں کے مالکان ہیں اور ان کا قصور یہ ہے کہ اپنے اخباروں کے پہلے صفحے پر سب سے اوپر تیرے کلام کی آیات چھاپتے تھے اور اس کے بعد اخبار میں ہر طرح کا جھوٹ، فریب، ننگی تصویریں چھاپ دیتے تھے۔ یہ منافق لوگ ہیں۔ یہ صرف ظاہراً ایسا کرتے تھے۔ ان کے علم میں یہ بات تھی کہ ردی اخبار کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ ان کی وجہ سے تیرا کلام سڑکوں پہ بکھرا نظر آتا، کوڑے کرکٹ میں پڑا ملتا، گندگی کے ڈھیروں پر ملتا۔ یہ لوگ اس منافقت کے بغیر بھی اخبار بیچ سکتے تھے۔

اس کے بعد جو گروہ بلایا گیا وہ پیروں کا تھا۔ خوبصورت تروتازہ چہرے شاندار پگڑیاں اور اعلیٰ لباس پہنے وہ بڑے کروفر کے ساتھ عدالت کے کٹہرے میں آن کھڑے ہوئے۔ میں سوچ رہا تھا یہ سب تو بڑے نیک لوگ ہیں بھلا ان کے خلاف کیا فرد جرم سنائی جاسکتی ہے کہ ان کھڑے ہونے کی دیر تھی وہ نوجوان بولا:

''یااللہ! یہ تیرے حبیب کی امت کے پیر ہیں۔ ان میں چند ہی لوگ ہیں جنہوں نے میرے کہنے پر عمل کیا تو نے انہیں اپنا دوست بنالیا۔ باقی تو ان کی اولادیں ہیں جو اپنے باپ دادا کا نام استعمال کرتے تھے۔ دنیا کی تمام عیش و عشرت کا سامان انہوں نے گھروں میں اکٹھا کر رکھا تھا۔ اپنے غریب سے غریب مرید سے بھی نذرانے وصول کرنا یہ اپنا پیدائشی حق سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنے آستانے سجا رکھے تھے۔ عام لوگوں سے گھلنا ملنا کسرشان سمجھتے تھے بھلا گناہ گار لوگوں کو کیا پڑی تھی کہ ان کے آستانے پر آکر ہدایت مانگتے۔ تیرے حبیبؐ اگر انہی کی طرح گھر میں بیٹھے رہتے تو تیرا دین کیونکر پھیلتا؟ انہوں نے تو بےشمار تکلیفیں اٹھائیں تب جا کر وہ تیرے دین کو پھیلانے میں کامیاب ہوئے۔ یہی حال تیرے حبیبؐ کے صحابہؓ کا بھی تھا۔ وہ نوجوان خاموش ہوگیا۔

ان پیروں میں سے اکثر کے چہرے پر پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ میرا خیال تھا نوجوان قرآن کا دعویٰ ختم ہوچکا ہوگا لیکن اچانک اس نے حاجب کو کچھ کہا اور پھر حاجب کی آواز مجھے سنائی دی۔ وہ نعت خوان حضرات کو حاضر ہونے کا حکم سنا رہا تھا۔

نعت خوانوں کا ٹولہ بڑے خوبصورت چہرے اور خوبصورت لباسوں میں ملبوس بڑے سکون کے ساتھ آگے بڑھا اور کٹہرے میں کھڑا ہوگیا۔ نوجوان بولا۔

''یااللہ تیرے رسولؐ کے ثنا خوان ہیں۔ ان میں لالچ سے مبرا بھی کچھ لوگ ہیں لیکن اکثریت نے تو ثناخوانی کو پیشہ بنالیا تھا جب بھی کوئی انہیں نعت خوانی کی دعوت دیتا تو یہ پہلے بھاؤ تاؤ کرتے اپنی قیمت لگواتے پھر شاندار قسم کی آواز کی مشین لگواتے تب جا کر کہیں نعت پڑھنے کا مقام آتا۔ سننے والے حالت شوق میں ان پر بڑی بڑی رقمیں

نچھاور کرتے اور یہ چند گھنٹوں بعد تھیلے بھر کر پیسے لے جاتے۔

یا اللہ تیرے نبیؐ کا دوست حسان بھی تیرے نبی کی صفت بیان کرتا تھا اور میرے مولا، میں بھی تو تیرے نبی کی تعریف صدیوں سے بیان کر رہا ہوں بھلا یہ میری طرح تیرے رسول کی تعریف کہاں بیان کر سکتے تھے؟ وہ خاموش ہو گیا نعت خوان حضرت کے چہروں پر بھی پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر وہ نوجوان ان کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔ ''یا اللہ یہ ایک اور بھی کام کرتے تھے تیرے مبارک نام کو یہ ساز کے طور پر استعمال کرتے تھے دور تو دور قریب سے سننے والا شخص بھی یہ محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کوئی منہ سے ساز بجا رہا ہے یا تیرا پاک نام لے رہا ہے۔ یا اللہ تو انصاف کرنے والا ہے۔ میں نے تمام لوگوں کے خلاف اپنا مقدمہ پیش کر دیا ہے تو جسے چاہے معاف فرما دے جسے چاہے سزا دے سزا اور جزا تیرے ہی اختیار میں ہے۔'' یہاں تک بول کر وہ خاموش ہو گیا۔

میں بڑا خوش تھا کہ ان تمام لوگوں میں میرا نام نہیں ہے۔ میں صاف بچ گیا ہوں کہ اچانک اس نوجوان نے ادھر ادھر دیکھا اور بولا۔ ''حاجب ذرا دیکھنا یہاں قریب ہی ایک امتی اعظم نام چھپا بیٹھا ہے ذرا اس کے خلاف بھی فرد جرم سنا دی جائے کیونکہ وہ بھی باتوں کا دھنی اور عمل کا کورا ہے۔''

یا اللہ اب کیا کروں تو ہی میری مدد فرما میرا جسم پسینے سے شرابور ہو گیا۔ میں نے دیوار کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی لیکن حاجب کی تیز نظروں سے میں نہ بچ سکا اس نے وہیں کھڑے کھڑے ہاتھ آگے بڑھا کر میرا بازو پکڑ لیا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ بے اختیار میرے منہ سے ہائے نکل گئی اور ساتھ ہی آنکھ بھی کھل گئی۔

قریبی مسجد سے اذان کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے وضو کیا نماز ادا کی اور ساتھ ہی اپنے اللہ سے دعا کی کہ اے میرے مولیٰ مجھے اپنے پاک کلام کے ساتھ محبت عطا فرما اور اس کے سمجھنے کی صلاحیت بھی بخش تا روز قیامت جب وہ مسلمانوں کے خلاف تیری عدالت میں دادرسی کے لئے دعویٰ دائر کرے تو میں ملزموں میں شامل نہ ہو جاؤں۔

ہم نے قرآن کا اصل مقصد نظر انداز کر دیا ہے۔ قیمتی ریشمی غلاف میں اچھی طرح لپیٹ کر سب سے اونچی جگہ پر رکھنا جہاں سے اتارنے کے لئے بھی ہمیں کئی بار سوچنا پڑے اور ایسا ہوتا ہے۔ جتنا کوئی چیز ہماری دسترس میں ہو گی اتنا ہمارے لئے اس کو استعمال کرنا سہل ہو گا۔ اپنی پہنچ سے دور چیز کو اپنے تصرف میں لانے سے پہلے ہم پر کئی بار گومگو کی کیفیت طاری ہو گی۔

قرآن ہمارے لئے ایک ضابطۂ حیات ہے۔ اسے پڑھے، سمجھے اور عمل کئے بغیر ہم کیسے زندگی گزار سکتے ہیں؟ یہ ایک انسان کے ساتھ اس کو چلانے لئے کتاب ہے۔ یعنی انسان ایک مشین کی مانند ہے اور قرآن حکیم اس کے ساتھ ایسا کیٹالاگ ہے۔ ہم مشین کو چلانے سے پہلے اس کے ساتھ دی ہوئی کیٹالاگ کو دیکھتے ہیں جس میں اس کے استعمال کا طریقہ بتایا ہوتا ہے۔ جب تک ہم اسے اچھی طرح پڑھ اور سمجھ نہیں لیتے اپنی مشین کو خراب کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے اور اگر وہ کیٹالاگ اردو، انگلش کے علاوہ کسی اور زبان میں ہو جو ہمیں نہیں آتی تو ہم کسی ماہر زبان سے اس کی جانکاری لیتے ہیں تگ و دو کرتے ہیں اور پھر اس مشین کو ہاتھ ڈالتے ہیں۔

اس کے برعکس ہم مسلمان بشکل ایک مشین ساری عمر صرف عربی پڑھنے پر قناعت کرتے ہیں اور اسے سمجھے اور عمل کئے بغیر اپنی مشین کو بے عمل ہی چلاتے رہتے ہیں۔ ہم صحیح معنوں میں گونگے بہرے اور اندھے ہیں۔

عربی کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور اگر اس کے ساتھ اس کا ترجمہ پڑھ کر عمل کیا جائے تو ہماری نیکیوں میں کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم مسلم امت کے لئے راہ ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمیں صحیح طرح پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رسالہ ''حکایت'' جنوری 2008ء)

☆…………☆…………☆

اگر سانپ ڈس لے

خدانخواستہ کسی شخص کو سانپ کاٹ لے تو اس کے دوستوں اور عزیزوں کو پریشان اور غمزدہ ہونے کی بجائے مریض کی جان بچانے کے لئے فوری طور پر تدبیر کرنی چاہئے کہ سانپ کی کاٹی ہوئی جگہ سے دو انچ اوپر اس قدر کس کر پٹی باندھیں کہ خون کا دورہ رک جائے۔ پھر اس سے دو انچ اوپر ایک اور پٹی کس کر باندھ دیں۔ اس کے بعد زخم پر چاقو یا نشتر سے گہرا شگاف کر کے اس میں پوٹاشیم پرمیگنٹ بھر دیں۔ اگر یہ نہ مل سکے تو زخم کو سخت گرم لوہے سے داغ دیں۔ اگر لوہا نہ ملے تو دہکتے ہوئے کوئلہ کو زخم کے مقام پر رکھ دیں۔ جسم سرد ہونے لگے تو گرم دودھ یا چائے پلائیں۔ دل کے اوپر رائی کا پلستر لگائیں اور کسی قریبی ہسپتال لے جائیں۔

مریض کو پیاس کی صورت میں ٹھنڈا پانی نہ پلائیں بلکہ دودھ اور گھی کا استعمال کرائیں۔ دست اور قے آنا اس مریض کے لئے مفید ہے۔ جب تک خون میں زہر کا اثر موجود ہے۔ مریض کو سونے سے سختی سے روکیں۔

زخم سے سیاہ رنگ کا خون خارج ہونا زہر کی علامت ہے۔ جب سرخ رنگ کا خون خارج ہونے لگے تو مریض کی زندگی محفوظ ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات ابتدائی طبی امداد سے عدم واقفیت کی بنا پر اکثر مریض زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن اگر ہمیں اس کے بارے میں آگاہی ہو تو ہم مریض کی زندگی بچانے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

1۔ ریٹھہ کے چھلکے کو باریک سفوف کر کے 6 ماشہ ہر دو گھنٹہ کے بعد دیں۔ اس سے قے اور دست کے ذریعے سانپ کا زہر خارج ہو جائے گا۔

2۔ ارنڈی کی کونپل ایک تولہ پانی میں پیس کر چھان کر پلائیں اور پیس کر زخم پر لگائیں اس کے پینے سے قے اور دست کے ذریعے زہر خارج ہوتا ہے۔

نوٹ: سانپ کے کاٹے شخص کو ابتدائی امداد کے بعد جلد از جلد ہسپتال لے جانے کا انتظام کرنا چاہئے۔

(ماہنامہ مجلہ طبیہ لاہور۔ مارچ 2005ء)

جو راحت جاں تھے

جو خالق گلشن تھے، وہی وقف خزاں تھے
دریاؤں کے مالک تھے، مگر تشنہ دہاں تھے

پا برہنہ، تپتی ہوئی راہوں پہ رواں تھے
وہ لوگ کہ جو راحت دل، راحت جاں تھے

جو حسن تھے، رحمت تھے، محبت تھے، اماں تھے
آنچ آئی جو حق پر تو وہی شعلہ بجاں تھے

تھا وہ بھی عجب وقت کہ اک دشت کی جانب
آتے ہوئے، جاتے ہوئے لمحے نگراں تھے

حق بات پہ اڑنے کی حقیقت کے مقابل
باقی جو حقائق تھے وہ سب وہم و گماں تھے

جو خون کا قطرہ تھا، وہ تاریخ کی لو تھا
نیزوں پہ جو سر تھے، ابدیت کے نشاں تھے

روداد نہ تھی حادثہ کرب و بلا کی
چھینٹے تھے لہو کے، جو گراں تابہ گراں تھے

احمد ندیم قاسمی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ سلطان پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ اسماء سحر صاحبہ لیکچرار نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ اہلیہ مکرم ہومیو ڈاکٹر وسیم احمد صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کو مورخہ 29 نومبر 2014ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے حریم احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک رفیق احمد صاحب مرحوم کارکن امانت تحریک جدید کا پہلا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مستنشر احمد صاحب مربی سلسلہ وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم عبدالرؤف صاحب آف ڈرگ کالونی کراچی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم مدثر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید جماعت نوکھر ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد نصراللہ صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں اور شوکت خانم ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت سٹاف

مکرم ظہیر احمد ملک صاحب ایڈمنسٹریٹر بیت الذکر اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

بیت الذکر اسلام آباد میں **خادم بیت الذکر، سیکیورٹی گارڈز اور کل وقتی ڈرائیور** کی ضرورت ہے۔ سیکیورٹی گارڈز کے لئے اسلحہ لائسنس ہولڈر ہونا لازمی ہے۔ ریٹائرڈ فوجیوں اور پولیس سے ریٹائرڈ اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ خادم بیت الذکر اور سیکیورٹی گارڈز کو سنگل رہائش دی جائے گی۔ تنخواہ بوقت انٹرویو طے کی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستوں کے ساتھ تعلیمی سرٹیفکیٹ، اسلحہ لائسنس کی کاپی، ریٹائرمنٹ بک کی کاپی ہمراہ بھجوائیں۔ اپنی درخواست متعلقہ جماعت کے امیر/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ 15 دن کے اندر خاکسار کو بھجوائیں۔

ڈرائیور لائسنس ہولڈر ہو۔ سنگل رہائش دی جائے گی۔ امیدوار اپنی درخواست جماعت کے امیر/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ سات دن میں خاکسار کو بھجوائیں۔ تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔ سابق فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ فون نمبر: 051-2650446

تربیتی و تعلیمی سیمینارز

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے 22 تا 30 نومبر 2014ء ربوہ کے بلاک کی سطح پر تعلیمی و تربیتی سیمینارز منعقد کروائے جن میں مقررین نے خدام واطفال کو تربیتی موضوعات پر نصائح کیں اور حصول تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ان میں مجموعہ طور پر 3 ہزار 133 خدام، 741 اطفال اور 304 انصار شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی قبول فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ بیگم مسعودہ کرامت صاحبہ کراچی تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم منور کرامت صاحب ابن مکرم منصور کرامت صاحب مرحوم مورخہ 18 نومبر 2014ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 53 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اسی دن بیت الرحمٰن کراچی میں مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور باغ احمد میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ آپ مکرم بابو اکبر علی صاحب کرامت (ستارہ ہوزری قادیان) نیز حضرت شیخ مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی نسل سے تھے۔ آپ کی پیدائش بریڈ فورڈ برطانیہ میں ہوئی اور وہیں تعلیم پائی۔ آپ پاکستان میں فوڈ فرنچائز کے بانی تھے۔ اور ہوٹل مینجمنٹ میں کئی جگہ اہم خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ دیانتدار، انسانی قدروں کا خیال رکھنے والے اور خدمت خلق میں بہت معروف تھے۔ آل پاکستان نیو زبیر سوسائٹی نے آپ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پاس کی جو ڈان 21 نومبر 2014ء میں شائع ہوئی۔ میری خدمت میں بہت سرگرم رہتے تھے۔ ڈان گروپ کے حمید ہارون نے کہا کہ ماں کی خدمت میں نے منور کرامت سے سیکھی ہے۔ آپ نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں جو امریکہ میں پڑھ رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم جمیل احمد بھٹی صاحب آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان محلہ ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے شفیق محسن سسر محترم ٹھیکیدار بدر احمد خان صاحب ولد مکرم خضر احمد خان صاحب مورخہ 19 نومبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 20 نومبر کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے بیت مبارک میں پڑھائی۔ مکرم بدر احمد خان صاحب محترم سید سعید احمد شاہ صاحب ولد حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے۔ قوت بینائی کے کمزور ہونے کے باوجود آپ پانچ وقت کی نماز بیت الذکر میں جا کر ادا کرتے تھے۔ دعا گو اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ آپ نے لواحقین میں بیوہ، مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ تین بیٹے مکرم قمر احمد خان صاحب لندن، مکرم طارق احمد خان صاحب اسلام آباد، مکرم ظفر احمد خان صاحب لندن اور تین بیٹیاں محترمہ شازیہ حمید صاحبہ جرمنی، مکرمہ نازیہ اطہر صاحبہ لندن اور محترمہ ثناء ماریہ صاحبہ ربوہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

پنجاب سکلز ڈویلپمنٹ فنڈ کے تحت ٹسڈک (Tusdec) میں مفت سولر فوٹو والٹکس کا کورس کروایا جا رہا ہے۔ ایسے احباب جو لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ اور نارووال کے ڈومیسائل رکھتے ہوں، پنجاب سکلز ڈویلپمنٹ کی معاونت سے شارٹ کورس میں مفت داخلہ لے سکتے ہیں۔ کورس کے دوران سٹوڈنٹس کو 1500 روپے ماہانہ وظیفہ، کتب اور یونیفارم بھی مہیا کیا جائے گا۔ مزید معلومات درخواست فارم حاصل کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.tusdec.org.pk

نوٹ: اشتہار کی تفصیل کیلئے 23 نومبر 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران اور احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

(زیر انتظام: نظارت تعلیم القرآن)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو مورخہ 17 تا 26 نومبر 2014ء اس سال کی تیسری اور مجموعی طور پر 61 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس دفتر صدر عمومی ربوہ کے ہال میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 17 نومبر 2014ء کو منعقد ہوئی۔ محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے تقریر اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔ سال میں تین مرتبہ ان کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس کلاس میں صوبہ سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے 9 اضلاع سے 24 نمائندگان نے شرکت کی۔

کلاس میں چار کلاسز میں ناظرہ و تجوید القرآن، حفظ قرآن، ترجمۃ القرآن، عربی گرامر اور عام عربی بول چال کی تعلیم دی گئی۔ مرکز سلسلہ کے اداروں نظارت تعلیم القرآن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، نظارت امور عامہ، نظامت جلسہ سالانہ، دارالقضاء، وقف جدید اور تحریک جدید کا تعارف بھی کروایا گیا۔

کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ، مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ وکالت تعلیم اور مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن نے سرانجام دیے۔ روزانہ نماز عصر کے بعد ایک خصوصی نشست صحبت صالحین میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کروائی جاتی رہی۔ طلباء کو زیارت مرکز کیلئے خلافت لائبریری، بیت مبارک، بیت اقصیٰ، مدرسۃ الظفر، نمائش سرائے مسرور، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، اور بیوت الحمد پارک کا Visit کروایا گیا۔ طلباء کیلئے روزانہ بعد نماز عشاء اسباق دہرانے کیلئے ایک گھنٹہ کیلئے سٹڈی ٹائم رکھا گیا۔

کلاس کے دوران تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن اور نظم کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مورخہ 25 نومبر کو طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔

مورخہ 26 نومبر 2014ء کو اختتامی تقریب دارالضیافت کے ڈائننگ ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد کلاس کے طلباء میں سے سیکرٹری نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مکرم قاری مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ محترم ایڈیشنل ناظر صاحب تعلیم القرآن نے مختصر خطاب کیا۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت نے امتحان اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کلاس میں شریک طلباء کو قرآن کریم کی تعلیم اور اس کا نور آگے پھیلانے کی اور رپورٹ مرکز ارسال کرنے کے بارے میں توجہ دلائی۔ پھر دعا کروائی۔ ازاں بعد مہمانان اور طلباء کو الوداعی ظہرانہ دیا گیا۔

دنیا کے 10 بہترین ٹیبلٹس

آئی پیڈ ایئر ٹو

ایپل نے آئی پیڈ ایئر ٹو متعارف کرایا۔ اس کا وزن صرف 469 گرام ہے جبکہ اس کی سکرین 7.9 انچ بڑی ہے، اسی طرح سولہ سے 64 جی پروسیسر، ایم ایٹ موشن کو پروسیسر، وائی فائی اور فرنٹ کیمرہ ہیں۔

سونی زیپیریا Z2

اپریل 2014ء میں اس کو لانچ کیا گیا۔ 6.4 ملی میٹر موٹائی کے ساتھ یہ انتہائی پتلا اور ہلکے وزن کے اس ٹیبلٹ کو انتہائی مضبوط بنایا گیا ہے۔

آئی پیڈ منی تھری

ایپل کے اس چھوٹے سائز کے ٹیبلٹ کو رواں سال کی تیسری بہترین ڈیوائس قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس کو ماضی کے ورژنز کے مقابلے میں بھی زیادہ بہتر بنایا گیا ہے، یہ زیادہ طاقتور اور ریٹینا ڈسپلے کا حامل ہے۔ وزن میں ہلکا اور پتلا ہونا اس کی کشش کو مزید بڑھا دیتا ہے اور آئی پیڈ ایئر کے مقابلے میں یہ لوگوں کے اس لئے بھی زیادہ پرکشش ہے کہ یہ چھوٹا ہے۔

گوگل نیکسز نائن

گوگل کا نیا ٹیبلٹ اینڈرائیڈ لولی پاپ سسٹم سے لیس پہلا ٹیبلٹ ہے۔ 8.9 انچ سکرین کے ساتھ یہ دیکھنے میں اچھا ہے۔ 436 گرام اس کی قیمت آئی پیڈ کے مقابلے میں کافی کم ہے۔

نیکسز 10

سال 2012ء میں متعارف کرایا جانے والا نیکسز 10 گوگل کا اب تک ریلیز کیے جانے والا سب سے بڑا ٹیبلیٹ بھی ہے جس کی سکرین دس انچ کی ہے جبکہ اس میں 1.7 گیگا ہرٹز پروسیسر، 2جی بی ریم اور سولہ سے 32 جی بی سٹوریج کی سہولت موجود ہے۔

گلیکسی ٹیب ایس 10.5

سام سنگ کا یہ ٹیبلٹ سٹائل اور کارکردگی کا بہترین امتزاج ہے، 8.4 اور 10.5 انچ کی سکرین کے یہ ٹیبلٹس سام سنگ کی جدید سکرین ٹیکنالوجی سے لیس ہیں، جو 6.6 ملی میٹر موٹے اور 465 گرام وزنی ہیں، اسی طرح ان میں 16 سے 32 جی بی میموری سٹور کی جاسکتی ہے جبکہ آگے 2.1 میگا پکسلز اور پیچھے آٹھ میگا پکسلز کیمرہ موجود ہے، اس کی خاص بات اس کا بہترین ڈسپلے ریزولیشن ہے۔

ٹیسکو ہڈل ٹو

ہڈل ٹو نامی یہ ٹیبلٹ سب سے سستا ٹیبلٹ بھی ہے اور اپنے لائٹ گیم پلے اور ویب براوزنگ کے ساتھ ہر طرح کی ایپلیکیشنز چلانے کی صلاحیت کے باعث اس فہرست میں چھٹے نمبر پر ہے، اس کا وزن 410 گرام جبکہ میموری سولہ سے 32 جی بی تک ہے، اس کی سکرین 8.3 انچ کی ہے۔

کنڈل فائر ایچ ڈی ایکس سیون

اگر آپ انٹرنیٹ پر کتابیں پڑھنے کے عادی ہیں تو ایمیزون کا کنڈل فائر ایچ ڈی ایکس ٹیبلٹ آپ کے بہترین ثابت ہوگا کیونکہ اس میں کتابیں ڈاؤن لوڈ کرنا بہت آسان ہے، جبکہ اسے انٹرنیٹ براؤزنگ یا ای میلز بھیجنے وغیرہ کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نوکیا لومیا 2520

لومیا 2520 نوکیا کا پہلا ٹیبلٹ کے انداز کا سمارٹ فون ہے، یہ 10.1 انچ بڑی سکرین اور فائیو پوائنٹ ملٹی ٹچ ہے، اس میں ایل ٹی ای کنکٹویٹی موجود ہے جو وائی فائی کنکشن کی عدم موجودگی میں انٹرنیٹ کے استعمال کے کارآمد ہوتی ہے، اس میں ونڈوز 8.1 سسٹم موجود ہے جبکہ اس کی بیٹری لگاتار گیارہ گھنٹے تک استعمال کی جاسکتی ہے، یہ ٹیبلٹ دسمبر میں عام فروخت کیلئے پیش کیا جائے گا جس کا وزن 615 گرام ہے۔

سام سنگ گلیکسی نوٹ 10.1

سام سنگ کا نیا گلیکسی نوٹ 10.1 ٹیبلٹ پہلے کے مقابلے میں زیادہ ہلکا اور پتلا ہے اور آئی پیڈ ایئر کا بہترین متبادل بھی قرار دیا جارہا ہے۔ کواڈ کور پروسیسر کے باعث اس میں ایپلیکشنز کو چلانا کافی آسان ہے اور سام سنگ کا زبردست ایس پین آپ کو سکرین پر زیادہ کنٹرول دیتا ہے۔ اس کا وزن 640 گرام اور اسکرین 10.1 انچ کی ہے۔

(روزنامہ نئی دنیا 8 نومبر 2014ء)

☆............☆............☆

دنیا کی سب سے بڑی عمارت

چین کے صوبہ سشوان کے شہر چنگڈو میں ایک ایسی عظیم الشان عمارت تعمیر کی گئی ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ اسے New Century Global Center کا نام دیا گیا ہے اور اس میں سمندری لہروں، جھرنوں، مصنوعی افق، وسیع و عریض پارکوں، تھیٹروں، باغات اور حتیٰ کہ مصنوعی سورج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ عمارت حیرت انگیز حد تک بڑی ہے۔ اس کا رقبہ 17 لاکھ سکوائر فٹ ہے یعنی اس میں فٹ بال کے 329 میدان سما سکتے ہیں۔ عمارت کی چھت کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ یہ ایک بڑی لہر کی طرح نظر آتی ہے جبکہ دیواریں LED سکرینوں سے ڈھکی ہیں جن پر دلفریب جنگلات سے لے کر سمندر کی بڑی بڑی لہریں ہمہ وقت دیکھی جاسکتی ہیں اور یوں لگتا ہے کہ گویا آپ کے سامنے تاحد نگاہ قدرتی مناظر پھیلے ہوئے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 6 نومبر 2014ء)

قدیم قلعہ کہنہ

ملتان کا قدیم قلعہ کہنہ جو اب محمد بن قاسم باغ کے نام سے معروف ہے سطح زمین سے قریباً چالیس فٹ بلندی پر واقع ہے اس وقت اس کے چاروں طرف شہری آبادی ہے یہ قلعہ اب بہت بڑے سبزہ زار میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ملتان کی قدامت اس قلعہ کی وجہ سے متعین ہوتی ہے اس قلعہ پر قدیم ترین روایتی مندر ہے جو پرہلاد بھگت کے مندر کے نام سے موسوم ہے۔ خود پرہلاد بھگت کی کہانی قبل از مسیح سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلامی دور میں اس قلعہ پر بڑی بڑی عمارتیں اور تالاب وغیرہ تھے اکثر بادشاہوں اور گورنروں کا صدر مقام یہی قدیم قلعہ ہوتا تھا اس قلعہ پر غوث بہاء الحق زکریا ملتانی سہروردی کا مزار ہے۔ یہ قلعہ کتنی بار تباہ ہوا اور کتنی بار اجڑا اور آباد ہوا اس کا تعین کرنا مشکل ہے آخری بار کی تباہی سکھوں اور انگریزوں کے ہاتھوں عمل میں آئی۔

کسی زمانے میں اس کے اندر بڑی بڑی غاریں تھیں ان غاروں کے مشاہدہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی زبردست حادثہ کی وجہ سے ظہور میں آئی ہیں۔ ان غاروں کی اندرونی صورت کچھ عجیب سی تھی بعض جگہ جو غاریں سطح زمین سے بارہ فٹ بلند تھیں وہاں قدیم آبادی کے آثار بھی پائے گئے۔

قلعہ جب اپنی صحیح حالت پر تھا تو اس کا محیط قریباً چھ ہزار فٹ تھا اور اس میں قریباً 46 چھوٹے چھوٹے برج اس کے علاوہ چاروں دروازوں پر دو بڑے بڑے برج اور بھی تھے۔

(روزنامہ دنیا 28 اکتوبر 2014ء)

درخواست دعا

۞ مکرم میاں طارق احمد طور صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے والد صاحب مکرم میاں محمد یٰسین طور صاحب پر صاحب گردوں کے عارضہ کی وجہ سے علیل ہیں کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم حافظ عبدالنور صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم صفوان احمد صاحب ایک ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ انڈوسکوپی کے ذریعہ معدے میں زخم تشخیص ہوئے ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔ دسمبر

طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6 دسمبر 2014ء

6:10 am	حضور انور کے اعزاز میں میلبورن میں ایک استقبالیہ تقریب
9:55 am	لقاء مع العرب
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:25 pm	انصاراللہ یو کے اجتماع

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
6/17 دو کمرے کا مکان دارالعلوم غربی شناء کرایہ کیلئے خالی ہے۔
6215676,03004426403

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10